

اخبار نورافشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۵) — مطبوعہ ۳۱ جنوری سنہ ۱۸۹۶ء بروز جمعہ — جلد (۲۴)

دستورالعمل اخبار نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے .. .. .. عہ
قیمت بیرونجات سے معہ محصولڈاک .. .. ۔ عا ؎
قیمت دو کاپیوں یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی عا ؎
ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دی جائیگی .. ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی +

ایڈیٹوریل

کونونشن یعنے مجلس

ناظرین نورافشاں کو اس مجلس کے فراہم ہونے کی خبر پیشتر سے معلوم تھی کیونکہ اس کا پروگرام بھی بہت پیشتر شایع ہو چکا تھا ایسے کونونشن کی ہندوستان میں بڑی ضرورت تھی اس سے ہندوستانی و ولایتی مسیحی بھائیوں کو ازحد فائدہ پہنچا ہے۔ یہہ جلسہ کرسچن کالج لاہور میں بتاریخ ۲۳ جنوری سنہ ۱۸۹۶ء ساڑھے پانچ بجے شام کو کالج مذکور کے عبادتگاہ کے کمرے میں فراہم ہوا۔ اور ۲۶ جنوری ۱۱ بجے شب کو اختتام پایا ہر ایک روز ۳ بار مقرر وقتوں پر میٹنگ ہوتی رہی۔ مندرجہ ذیل کی مشنری صاحبان نے متفرق دلچسپ و روحانی مضامین پر نہایت ہی پرتاثیر و پرجوش لیکچر دیا جس سے سامعین محظوظ و بیخود ہو کر عالم حیرت میں رہ گئے +

مسٹر جے ارموٹ صاحب میر مجلس تھے۔ مسٹر ہاکس وڈ سوربڈ ۔ جے کیمبل وہائیٹ مس اور لیبر ۔ مسٹر کونسٹن ٹاین ۔ ڈاکٹر جے جے لوکس + مسٹر پیٹرسن ۔ مسٹر سنرجی گولکناتھ مسٹر احسان اللہ ۔ اسپیکر تھے ۔ حاضرین مجلس اسپیکروں کی طرف ٹکٹکی لگائے ہوئے بچشم حیرت دیکھ رہے تھے جلسہ کیا تھا گویا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آسمانی فرشتگان فردوس بریں سے زمین پر رونق افروز ہو کر خداوند مسیح مصلوب کی حمد و توصیف آسمانی راگوں میں بربط و بین کے ساتھ گا رہے ہیں اور جماعت اُن کے ساتھ ملکر آمین آمین کہتی ہے ہر ایک فرشتوں کے ہاتھ میں زندگی کی کتاب یعنے بائبل ہے جس کے ورقوں کو کھولکر وہ مسیح کے شاگردوں کو نجات بخش زندگی کی باتیں سُنا رہے ہیں اور خدا کی آتما در روح پنتیکوست کے دن کی طرح آسمانی دروازہ کھولکر حاضرین مجلس کے دلوں کو مسیح یسوع سلطانوں کے سلطان کی محبت کے جوش میں پر جوش کر رہی ہے۔ عالم بیخودی کا تھا روحانی آگ دلوں میں شعلہ زن تھی ہر ایک زبان سے اقرار کرتا تھا کہ میں اپنی زندگی مسیح کو دیتا ہوں میں اب سے اپنے لئے نہیں بلکہ اُس کے لئے جیونگا جس نے مجھے نجات کے لئے چنا ہے۔ اس وقت روح القدس کی الٰہی تاثیر ہر ایک دلوں پر صاف صاف آشکارا ہوتی تھی اور اکثر شرکاؤں نے اقرار کیا کہ سچ مچ خدا کی روح ہمارے ساتھ کلام کر رہی تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہم خداوند کے پاس بیٹھے ہوئے اُس کی شیریں آواز سُن رہے تھے +

غرض جو فائدہ اس میٹنگ کے شرکاؤں کو ہوا بعید از تحریر و بیان ہے اُن کے دلوں سے پوچھا چاہئے جلسہ مذکور ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ تاریخ تک ہوا کیا اس جلسہ میں کلکتہ

سہارن پور انبالہ - لدہیانہ - امرتسر - بٹالہ - نارووال ملتان وپشاور نگ کے ولایتی و دیسی مسیحی بھائی بہن و بورڈنگ سکول کے لڑکے و لڑکیاں آئے تھے - جن کی خاطرداری و مہمانداری کے لئے لاہور کے معزز ولایتی مشنری صاحبان اور بابو راما صاحب نے اپنی کشادہ دلی و خوش اخلاقی کے ساتھ بہت ہی عمدہ انتظام کیا تھا ہر قسم کا عمدہ کھانا و چاء انگریزی کے دستور موافق صاف صاف میزوں پر کانٹے و چمچے کے ساتھ چنے ہوئے تھے جس کے دیکھنے ہی سے کھانیوالوں کی روح تازہ ہو جاتی تھی اور اپنے ممدو بھائیوں کی محبت کے ثناخواں ہو کر دست بدعا تھے کہ خدا اُن کو برکت دے +

ہر روز قریب چار سو اشخاص کے شریک جلسہ ہوا کرتے تھے - حتیٰ کہ پس ماندوں کے لئے عبادت گاہ میں بیٹھنا دشوار ہو جاتا تھا عبادت کے آخری دن یعنے ۲۹ تاریخ ڈھائی بجے دن کو جب جلسہ عام و کشریا جبلی ہال میں فراہم ہوا تو اُس وقت پانچ سو سے زیادہ مسیحی و ہندو مسلمان تمام ہال میں بھرے ہوئے تھے اور بڑی خاموشی کے ساتھ لکچر سنتے تھے +

یہہ کونونشن یعنے مجلس - ملک پنجاب میں پہلی مرتبہ ہوا تھا اس کے میر مجلس مسٹر موٹ صاحب تھے یہہ ایک نوجوان خوشکل مشنری امریکہ کے باشندہ ہیں علمی لیاقت و فصاحت میں بے نظیر ہیں - اُنہوں نے اپنی زندگی کو مسیح کی خدمت کے لئے مخصوص کر دیا ہے اور عرصہ سال سے امریکہ و انگلینڈ کے ینگ مین ایسوسیاشن کی طرف سے تمام ملکوں میں سیر کرتے ہوئے انجیل کی بشارت دے رہے ہیں اُن کا خاص کام مسیحی جماعتوں میں مسیح کی محبت کی آگ کو بھڑکانا ہے چنانچہ اس موقع پر جب صاحب مذکور سیلون و بمبئی کے کونونشن سے فارغ ہوئے تو حسب درخواست مشنریان پنجاب لاہور تشریف لاکر جلسہ کونونشن میں چیمین کی کرسی پر رونق افروز ہوئے +

کنونشن کا پہلا دن

عبادت

انگریزی گیت و دعا کے ساتھ شروع ہوئی +

کیمبل وہایٹ صاحب کلکتہ کے مشنری نے کونفرنس کے حقوق بیان کئے +

اوّل - نئی زندگی اُن سبہوں کے واسطے ہے جنہوں نے اُس کو ابتک نہیں پایا اور نیز اُن کے واسطے بھی جو اُس میں زندگی بسر کرتے ہیں ایک الٰہی طاقت و وسیلہ ہے +

دوئیم - اس زندگی کے لئے ہمیں دل سے کوشش کرنا اور اپنے تئیں خدا کے دست قدرت میں سونپ دینا واجب و فرض ہے +

سوئیم وہ ہمارے دلوں کا پورا فیصلہ کریگی اور نہیں تو مطلق نہیں - ان باتوں کے لئے ہم اپنے تئیں جانچیں +

اس کے اختتام پر

میر مجلس صاحب نے فرمایا کہ ان شاعتوں کو مد نظر رکھ کر تعصب کو دور کرنا چاہئے +

پھر دعا کی گئی +

بعدہٗ ڈاکٹر جے لوکس صاحب نے فرمایا یہہ زندگی اپنے پھلوں سے پہچانی جاتی اور اپنے کو ظاہر کرتی ہے پھر اقرمنتی کے اابواب کا حوالہ دیکر محبت کو اپنا خاص مضمون ٹھہرایا اور ظاہر کیا کہ اگرچہ انسان کیسا ہی صاحب قدرت کیوں نہو مگر جب تک ان صفات مذکورہ سے معمور و بھرپور نہوے تو وہ کچھ نہیں ہے - گر میں اپنا سارا مال خیرات میں دے ڈالوں یا اگر میں اپنا بدن و دل کہ جلایا جائے پر محبت نہ رکھوں تو مجھے کچھ فائدہ نہیں +

نئی زندگی کے یہہ پھل ہیں - محبت صابر ہے اور ملایم ہے محبت ڈاہ نہیں کرتی محبت شیخی نہیں کرتی اور پھولتی نہیں بے موقع کام نہیں کرتی خودغرض نہیں غصہ ور نہیں بدگمان نہیں - پس جس انسان میں محبت نہیں وہ ظالم ہے +

ہم کبھی صرف ایک دو پھل آپ میں پاکر اوروں کی پرواہ نہیں کرتے پھر تمام باب پڑہا اور بیان کیا کہ یہہ پیرے اور تمہارے لئے نمونہ ہیں جس میں نئی زندگی شروع ہوتی اُس میں یہہ سارے پھل پائے جاتے ہیں - یاد رہے کہ اگر تم میں محبت نہیں تو تم خدا سے اور مسیح سے بالکل دور ہو اس محبت کا نمونہ خداوند مسیح اپنی زندگی و مصلوبیت کے وقت دکھلا چکا ہے پس یہہ محبت پاک روح کے پھلوں کا اظہار ہے - چاہئے کہ ہم خدا کی روح سے اس وقت بھرپور پائے جائیں +

باقی آیندہ

مسیحی

رسالہ مسیحی جو کہ ہمارے معزز و لایق مسیحی برادر بابو رلارام بی اے کی کوشش و جانفشانی سے اردو زبان میں شایع ہوا ہے اس کی بابت مختصراً میں اخبار نور افشاں میں تھوڑا عرصہ گذشتہ بھی لکھ چکا ہوں پر ضروری سمجھکر ناظرین نور افشاں کو پھر مطلع کرتا ہوں کہ اس رسالہ کی خریداری کے لئے بہت جلد کوشش کریں - یہہ رسالہ اور عام رسالوں کی مانند نہیں ہے اس میں مسیحیوں کی روحانی ترقی کے لئے مضمونات بے بہا سلسلہ وار مندرج ہیں خاص کر انجیل کے واعظوں کو مناری کے کام میں اس سے بہت مدد ملیگی قیمت بھی بہت تھوڑی ہے یعنے صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ سالانہ اور یہہ رسالہ ماہواری بمقام امریکن مشن پریس سے شایع ہوا کرتا ہے چاہئے کہ خریداران بابو رلارام

بقیہ

نمبر ۴

(۱) لیکن یہہ آگ صاف کرنیوالی (سنار کی آگ) ہے۔ یہہ بات صاف ہے اور ہم اِس سے ایک قدیم نبوت تک پہنچ جاتے ہیں جس سے ہم سیکھتے ہیں کہ جب خداوند اپنی ہیکل میں آتا ہے تو وہ بھٹی کے پاس صاف کرنے والے کی طرح بیٹھے گا (ملاکی ۳: ۳) جب کہ ہم کسی آزمایش میں پڑے ہوئے بھٹی کے کمرے میں داخل ہوتے ہیں تو بہتر ہے کہ اپنی جوتیاں اُتار دیں کیونکہ سچ مچ خداوند وہاں موجود ہے۔

وہی امتحان کو آنے دیتا ہے۔ ممکن ہے کہ کوئی بات بیہودگی دشمنی کے سبب سے پیدا ہوئی ہو مگر جبکہ یہہ ہم تک پہنچتی ہے تو یہہ ایک ایسا پیالہ بن جاتی ہے جو کہ ہمارے باپ نے ہمکو پینے کو دیا ہے۔ ممکن ہے کہ نقصان پہنچانے والا اپنا برا اور نقصان وہ کام پورا کیوے مگر وہ خدا کے ٹھہرائے ہوئے ارادہ اور ازلی علم سے باہر ایک انچہ بھی اپنا قدم نہیں اُٹھا سکتا۔ اِن شیطان خود بھی بغیر اجازت کے بزرگ کے سر کے ایک بال تک کو بھی چھو نہیں سکتا (ایوب ۱: ۱۲) وہ حد کہ جہاں تک ہم کو آزمایا جاتا ہے کامل دانائی سے مقرر کی گئی ہے۔ ہتیار آزار پہنچا سکتا اور آگ جلا سکتی ہے مگر یہہ اُس ہاتھ میں ہیں جس نے ہمکو خلاصی بخشی ہے۔ بغیر خدا کی اجازت کے کوئی حادثہ ہم پر ہرگز نہیں پڑ سکتا اور اُس کی اجازتیں اُسکی ٹھہرائی ہوئی باتیں ہیں ہم اندھی قسمت یا اتفاق کا شکار نہیں ہو سکتے کیونکہ آزمایش میں بھی ہم زندہ نجات دہندہ کے ہاتھوں میں ہیں +

وہی امتحان کی نگہبانی کرتا ہے۔ اگرچہ کوئی دنیاوی دوست نزدیک نہیں ہو سکتا مگر ابن آدم کی مانند ایک ہر ایک بھٹی میں موجود ہے۔ بڑے پانیوں کے ہر ایک سیلاب میں وہ ہمارے پاس کھڑا اپنے وعدوں سے ہمارے دل کو مضبوط کرتا اور ایمان اور اُمید کے کلمات ہمارے اندر ڈالتا اور گذشتہ رحمتوں کو یاد دلاتا اور خوشی دینے والے آیندہ کی طرف ہماری توجہہ دلاتا اور خوف کو دور کرتا جیسا کہ ایک دفعہ اُس نے جھیل پر شاگردوں کے خوف کو دور کیا تھا مسیح کی ایسی ہی منسٹری (خدمت) ہے اور جبکہ دکھ اُٹھانے والا اپنے امتحان کو یاد کرتا ہے۔ تو وہ کہتا ہے کہ میں نے اُس کو اپنے ایسا نزدیک کبھی پہلے معلوم نہیں کیا تھا اور اگر وہ میرے ایسا نزدیک نہ ہوتا جیسا کہ وہ میرے لئے ہوا تھا تو میں کبھی اُس میں زندہ نہ رہ سکتا۔

وہی امتحان کی ترقی کو دیکھتا رہتا ہے۔ کوئی ماں اپنے بیمار بچے کے لئے اُس سے زیادہ فکرمند نہیں ہے کیونکہ وہ امتحان ہماری طاقت کے مناسب آنے دیتا ہے اور اپنی انگلی کو ہماری نبض پر رکھتا ہے کہ شعلہ کو بند کر دیوے جبکہ دل گھبرانے لگے وہ صرف اِس بات کا مشتاق ہے کہ میل دور کی جاوے اور کہ اُس کے چہرہ کا عکس صفائی ہوئی دھات کی سطح پر پڑے +

ہمکو خوشی ہوتی اگر بجائے اپنی آزمایشوں کی طرف دیکھنے کے ہم اُس کے چہرے کو دیکھیں صرف اِس بات کے خواہشمند ہوکے کہ اُس کے معنے کو سمجھ لیویں اور اس کے مقرر کئے ہوئے سبق کو سیکھ لیویں یہاں تک کہ ظاہری آدمی روز بروز مرتا جاوے اور اندرونی انسان بڑھتا جاوے۔ جبکہ سنگتراش پتھر کو تراشتا جاتا ہے جس قدر کہ پتھر ضایع ہوتا جاتا ہے اُسی قدر تصویر بنتی جاتی ہے اِسی طرح ہماری جائداد یا حالت کا ہر ایک نقصان ہمکو مسیح کی روحانی تصویریں ڈھالنے کے لئے مفید ٹھہرتا ہے۔

(۲) **امتحان صرف تھوڑی عرصہ کیلئے ہوتا ہے۔** ”اب چند روز کے لئے تم غم میں پڑے ہو“ (۱ پطرس ۱: ۶) بڑا کسان ہمیشہ کوٹتا نہیں رہتا۔ بارش جلد ہی گذر جاتی ہے۔ سردی گرمی کے موسم کی چھوٹی رات کے چند گھنٹوں کے لئے ہو سکتا ہے صبح ہوتے ہی جاتا رہیگا۔ ہماری ہلکی مصیبت پل بھر کی ہے۔

بیش قیمت اور پایدار روحی چیزوں اور مسیحی کی روح کے ایمان میں باریک فرق ہے جو سونا جو فانی ہے (۱ پطرس ۱: ۷) سو نسبت کھودی ہوئی لکڑی یا کھاد کے کام اور بہت سی اور چیزوں سے زیادہ دیرپا ہے۔ یہہ بہت مدت کے استعمال سے پتلا ہو جاتا یا گھس جاتا ہے مگر تاہم نازک انگلی میں رہیگا کہ جہاں یہہ پچاس برس سے اُس محبت کی بابت جو کبھی ختم نہیں ہوتی بولتا رہا ہے۔ تو بھی سونا آخرکار گھس ہی جائیگا لیکن ہم میں سے ہر ایک کے اندر ہے وہ چیز ہے جو فنا نہیں ہو سکتی۔ موت کا واقعہ ہونا یا وقت کا گذر جانا یا تمام پیدا کی ہوئی چیزوں کا فراموشی کی خلیج میں گر پڑنا اُس پر کچھ اثر نہیں کر سکتا ہے یہہ خدا کی مانند جس نے اِس کو ملہم کیا ابدی ہے اور جب ہم اِس لامحدود ہستی کا جو اِس کا حق ہے خیال کرتے ہیں تو لمبی سے لمبی آزمایشیں خواہ وہ روح اور زندگی پر بہت ہی گراں تک ہیں کیسی ناکارہ اور ناچیز ہیں۔ اور جبکہ ابدیت کے لامحدود عرصہ کا خیال کرتے ہیں تو یہہ صرف تھوڑے عرصہ کے لئے معلوم ہوتی ہیں اور ہماری یاد سے اُسی طرح سے بالکل دور ہو جاتی ہیں جس طرح سے کہ صبح کے بادل گرمیوں کے لمبے دن کی دوپہر کی روشنی کے آگے دور ہو جاتے ہیں۔

(۳) **آزمایش کسی مطلب کیلئے ہوتی ہے** ”بضرورت“ اُس غم کا برداشت کرنا جس کا کوئی ظاہرہ مقصد نہیں ہے بہت ہی کٹھن ہے۔ قیدخانہ کی آچاٹ کس قدر جاتی رہتی ہے جبکہ قیدی دیکھتا ہے کہ اِس کی محنتوں سے کوئی خاص نتیجہ حاصل ہوتا ہے اور جبکہ ہماری تکلیفوں یا محنتوں سے کوئی مقصد حاصل نہیں ہوتا تو اُمید مر جاتی ہے۔

مسیحی کی حالت میں اِس کا کچھ اندیشہ نہیں ہے۔ ہر ایک آزمایش میں کوئی فائدہ ہے۔ اِس کا مقصد ہے کہ ہمارے دلوں کے بھیدوں کو ظاہر کر دے۔ ہمکو فروتن بنا دے اور ہمیں پرکھے۔ ہمکو پھٹکے جیسا کہ غلہ سوپ میں پھٹکا جاتا ہے۔ اور ہمکو ذہنی اور ظاہری چیزوں سے الگ کرے اور ہم میں اُن حقیقتوں کے لئے حرف جنکے ہی ہماری خواہشیں مٹائی جا سکتی ہیں اور جو ہمیشہ تک رہتی ہیں زوردار آرزو پیدا کر دے +

باقی آیندہ

———:✻:———

مُراسلات

ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خلیل اور نوید مسیحا

شعر مندرجہ عنوان مسدس حالی منظومہ مولوی الطاف حسین صاحب حالی کے ایک بند کی گرہ ہے۔ اس عقدہ کے کھولنے کے لئے بڑی عقل کے ناخن درکار ہیں اور اگر خود مصنف نے اس راز کا انکشاف نکیا ہوتا تو میں کیا دنیا کے بڑے بڑے عقلمند بلکہ مسٹر گلیڈسٹون صاحب تک جو زمانہ میں موجود ہیں بہ لحاظ عقل یکتائے روزگار ہیں سمجھ نہ سکتے کہ شاعر عالی قدر کا اس تعلی سے کیا فخر ہے اور تعجب نہیں کہ مصنف موصوف باوجودیکہ مشرقی طرز شاعری پر نہایت گندے حملے کرتے ہیں اپنی تعریف میں انیس کے ہمزبان ہو رہے ہوں گے۔

سدا ہے فکر ترقی بلند بینوں کو
ہم آسمان سے لائے ہیں ان زمینوں کو

آپ شاعروں کے حق میں یوں مشک افشاں ہیں +

وہ شعر اور قصاید کا ناپاک دفتر + عفونت میں سنڈاس سے جو ہے بدتر
زمیں جس سے ہے زلزلہ میں برابر + ملک جس سے شرماتے ہیں آسمان پر
ہوا علم و دین جس سے تاراج سارا
وہ علموں میں علم ادب ہے ہمارا

برا شعر کہنے کی گر کچھ سزا ہے + عبث[1] جھوٹ بکنا اگر ناروا ہے
تو وہ محکمہ جس کا قاضی خدا ہے + مقرر جہاں نیک و بد کی سزا ہے
گنہگار وان چھوٹ جائیں گے سارے
جہنم کو بھر دیں گے شاعر ہمارے

گرچہ میں اپنے اس مضمون میں مشرقی طرز کی شاعری کی حمایت نہیں کرتا اور نہ خود کو شاعروں میں سمجھتا ہوں ہاں کبھی کبھی ذوق سخن میں اپنے منجی خداوند یسوع مسیح کی حمد میں جیسا آتا ہے موزون کر لیتا ہوں لیکن اتنا کہے بغیر چپ رہنا بھی گناہ سے کم نہیں سمجھتا کہ تناسب الفاظ اور عبارت کی رنگینی اور استعارات مناسبہ اور تعلیات واجبہ میں زمانے کیا برائی ہے مثلاً شیخ ناسخ لکھنوی فرماتے ہیں۔ سہ

مرا سینہ ہے مشرق آفتاب داغ ہجراں کا
طلوع صبح محشر چاک ہے میرے گریباں کا

فرمائے تو اس میں بقول آپ کے کیا گندگی بھری ہے اور کس سنڈاس کی عفونت سے دماغ شریف متعفن ہو گیا۔ اس شعر میں داغ کے لئے آفتاب اور آفتاب کے لئے مشرق اور صبح محشر کے طلوع کے واسطے گریباں کا چاک اور چاک اور گریبان میں مناسبت ہے اب فرمائے جھوٹ اس میں کیا ہوا البتہ میرا سینہ آیا یہہ سچ ہے کہ نہیں مگر لفظ ہجراں سے یہہ مشکل بھی آسان ہو جاتی ہے صرف حقیقی اور مجازی کا فیصلہ کرنا باقی ہے اور بالفرض مجازی ہی ہے تو کیا قباحت ہے جھوٹ تو نہ ہوا +

اب اگر کچھ اور خیال نہو ایک شعر اور عرض کرتا ہوں سہ

بندھیں گے رشتۂ عیسائیت میں کل بنی آدم
یہی شیرازہ ہے اوراق اقوام پریشاں کا ؎

یہہ شعر بند کا ہے فرمائے اس میں کیا جھوٹ ہے۔ بندھنے کے واسطے رشتہ اور رشتہ عیسائیت کا اور بندھیگا کون؟ کل بنی آدم نہ آپ کے دعوی کے مطابق جنات اور پری جیسا قرآن میں دعوی ہے۔ پھر شیرازہ ورقوں کے رعایت سے ہے اور ورق اقوام کے ہیں اور اقوام پریشاں ہندو مسلمان آریہ نیچری سکھ پنجابی یورپین افریکن امریکن وغیرہ مطلب یہہ کہ خداوند یسوع مسیح نے فرمایا کہ ایک گلہ اور ایک گڈریہ ہوگا۔ اب میں مصنف عالی مزاج نازک دماغ سے بادب ملتمس پرواز ہوں کہ آپنے جو کچھ اپنے شعر مندرجہ عنوان میں جھوٹ بکا ہے اگر وہ سچ نہ ہو تو اپنے ہی اقرار کے مطابق آپ جہنم میں جائیں گے یا اور کہیں ٹھکانا ہے اور یاد رکھئے کہ یہہ جھوٹ وہ جھوٹ نہیں ہے جو مشرقی طرز کی شاعری میں معلوم ہوتا ہے کیونکہ شاعر کسی نہ کسی طور پر اپنے دعوی کو ثابت کر سکتا ہے اور اگر یہہ نہ کر سکے تو وہ کوچہ شاعری سے محض نابلد متصور ہوتا ہے مگر آپ اپنے جھوٹ کا ثبوت کہاں سے دے سکتے ہیں کیونکہ اگر اس گرہ کا مضمون محض قرآن ہی پر موقوف اور منحصر ہوتا تو خیر سپر من حصین است اور اعتقاد من بس است کے قلعہ میں تھوڑی دیر کے واسطے آپ کو شاید پناہ ملجاتی لیکن مشکل تو یہہ ہے کہ کتب مقدسہ الہامیہ توریت و انجیل شریف سے اس دعوی کے لئے حوالہ دینا ہوگا۔ چنانچہ دعائے خلیل کی تلاش میں حضرت موسی سے بہت کچھ دریافت کیا بقول مشہور المکتوب نصف الملاقات مگر انکی پانچوں کتابوں میں سے کسی میں بھی حضرت ابراہام کے حالات کے متعلق ایسی دعائے خلیل کا سراغ نہ چلا اس جواب میں آپ ضرور یہہ کہیں گے کہ عیسائیوں نے توریت میں تحریف کر دی اور اس دعا کو نکال ڈالا جیسا کہ عام علمائے اسلام کا خیال ہے لیکن آپ جیسے جید مسلمان سے یقین ہے کہ ایسا ناشایستہ اور گستاخی آمیز کلمہ نہ صادر ہو اس لئے کہ اپنی تمہید شریں کے جو کہ اس مسدس کے اوایل میں مندرج ہے مطابق دیکھو صفحہ ۵ جس قوم کے ایک سچے خیر خواہ نے ملامت کی اور آپ کو غیرت دلائی کہ آپ یہہ مسدس تحریر فرمائیں اُسی مرد میدان نے کسی ایک کتاب کے صفحہ ۴ پر یوں اقرار کر دیا کہ میں اس بات کا قایل نہیں ہوں کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنی کتب مقدسہ میں تحریف لفظی کی ہے۔ اس اقرار سے نہ صرف یہی ہوا کہ آپ اس مضمون کے جواب میں اپنا جھوٹ سچ کرنے کو تحریف لفظی کا الزام غریب عیسائیوں پر نہ لگائیں گے بلکہ میں نہایت ادب اور خدا کا خوف کرتے ہوئے عرض کرتا ہوں کہ اگر مصحف عثمانی وہی قرآن ہے جو محمد صاحب کی

[1] معلوم ہوتا ہے کہ عبث جھوٹ نہ بکے تو روا ہے یہہ محمدی مذہب کی تعلیم ہے جس کی تعریف میں آپنے اس مسدس میں جھوٹ کا تودہ طوفان باندھا ہے +



معرفت محمدیوں کو دیا گیا تو اُس میں یہہ آیت بھی محض جھوٹ ہے کہ ابراہام نے خدا سے ایسی بیہودہ دعا کی کہا اے رب ہمارے اور اٹھا اُن میں ایک رسول اُنھیں میں کا دیکھو سورہ بقر آیت ۱۲۹ مجھے اس آیت قرآنی کے چند الفاظ انھیں میں کا دیکھکر ایک اور بات یاد آئی اور مناسب ہے کہ اس موقعہ پر پیش کروں تاکہ محمدی بھائی جو ذرا بھی عقل رکھتے ہوں سمجھ لیں کہ محمدی مذہب دراصل خود کچھ بھی بنیاد نہیں رکھتا یہہ وہ دیوار ہے جو بغیر نیو ڈالے ہوئے اوپر ہی سے بنا دی گئی اور جس کے گرنے کے اب آثار نمودار ہیں صرف محمدی علما نے اپنی اپنی عقل کے مطابق جہاں جیسا موقعہ دیکھا وہاں اُس دیوار کو گرتے دیکھ اپنے دلیل کی تھوڑی یا تھیگلی لگا دی اور وہ بات یہہ ہے کہ جناب مولوی آل حسن صاحب مصنف استفسار نے نبوت مندرجہ استثنا کی بابت یوں لکھدیا کہ آیت متنازعہ فیہ کا یہہ فقرہ کہ تیرے ہی درمیان سے پیچھے سے بڑھا دیا گیا ہے اور اُسی کی تائید کرتے ہوئے مولوی ابوالمنصور دہلوی نے بھی نوید جاوید کے صفحہ ۲۵۷ پر لکھا ہے کہ موسیٰ کے کلام میں یہہ عبارت زیادہ ہے. تیرے درمیان سے لیکن آل حسن کے خلاف کہ پیچھے سے بڑھا دیا گیا ابوالمنصور صاحب کاتبوں کی غلطی بتا کر چلتے پھرتے بنے اور رخ م کے الجھاؤ میں ایسے پڑے کہ آج تک نہیں نکلے مگر اس آیت قرآنی میں انھیں میں کا فقرہ بقول مولوی آل حسن صاحب کیا معلوم آگے سے بڑھایا گیا یا پیچھے سے اور بقول مولوی ابوالمنصور صاحب کسی کاتب نے ابومسعود نے یا زید نے یا ابوبکر یا عمر نے یا عثمان نے کسی نے انھیں میں کا فقرہ درج قرآن کر دیا گیا جا بجا تیرے درمیان سے اور انھیں میں کا کس حیثیت سے قرآن میں غیر محرف اور اصلی ہیں مگر توریت میں محرف اور نقلی --- البتہ انجیل شریف میں خداوند مسیح نے یوں فرمایا ہے کہ تمہارا باپ ابراہام بہت مشتاق تھا کہ میرے دن دیکھے چنانچہ اُس نے دیکھا اور خوش ہوا. تب یہودیوں نے اُس سے کہا تیری عمر تو پچاس برس کی نہیں اور کیا تو نے ابراہام کو دیکھا ہے. یسوع نے انھیں کہا میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں پیشتر اُس سے کہ ابراہام ہو میں ہوں دیکھو یوحنا ۸ باب ۵۶ سے ۵۸ تک چونکہ محمد صاحب کی اصلی غرض یہہ تھی کہ خداوند یسوع مسیح کی جو خدا اور انسان ہی جگہہ سے اور ہر صورت سے اُس کی عظمت اور جلال اور کفارہ کو مٹا دیوے اس لئے یہہ فقرہ گڑھا کہ گویا ابراہام نے اُس کی یعنی محمد کے حق میں خدا سے درخواست کی جس کا آپنے دعائے خلیل نام رکھا۔

اب نوید مسیحا کی بابت بھی انجیل شریف میں تلاش کیا اُس کا تو آپ ہی نے حوالہ دیا ہے دیکھو انجیل یوحنا باب ۱۶ مگر آیت ندارد گو فارقلیط کے لفظ سے پتہ چل گیا کہ روح القدس کی بابت آپ کا گمان ہے کہ وہ محمد صاحب ہیں لیکن اس پر بہت بحث ہو چکی ہے پس صرف ایک ہی بات پر اس کا جواب ختم کرنا مناسب ہے مولوی صاحب روح القدس خدا ہے کیوں کفر بکتے ہو اور شرک کی دلدل میں پھنستے ہو کیا محمد صاحب رسول ہوتے ہوتے خدا بھی بن بیٹھے توبہ توبہ نعوذ باللہ من ذالک۔ دیکھو خداوند مسیح کا معزز رسول پطرس کیا کہتا ہے. تب پطرس نے کہا اے حنانیاہ کیوں شیطان تیرے دل میں سمایا کہ تو روح قدس سے جھوٹ بولے تو آدمیوں سے نہیں بلکہ خدا سے جھوٹ بولا اعمال ۵ باب ۳ و ۴

اب بعد اس رد و قدح کے آپ اپنی گرہ کے مصرعہ ثانی کو یوں لکھ لیجئے۔

ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خدیجہ نوید حمیرا

زیادہ والسلام خدا آپ کو اور آپکے ہم خیالوں کو ایسی ہدایت بخشے کہ دعائے خلیل خداوند مسیح اور نوید مسیحا پر جو اُس کے کفارہ کی طرف اشارہ ہے ایمان لاویں اور ساری برکتیں جو اُس کے ماننے والوں کے لئے خدا باپ نے مہیا کر رکھی ہیں آپ کو عنایت ہوویں مسیح کے نام سے آمین + راقم کمینہ ادنا تمہ + [illegible]

انسان کی پیدایش

جناب اڈیٹر صاحب سلامت

اس کی بابت مختلف خیال ہیں۔ لیکن اس وقت میں تین طرح کے خیالوں کا بیان کرتا ہوں۔ اوّل کہ انسان خود بخود پیدا ہوا ہے۔ دوم۔ کہ انسان کو کسی نے پیدا نہیں کیا۔ بلکہ یوں ہی حالتیں بدلتی آئی ہیں۔ اور رفتہ رفتہ اس مرتبہ تک پہنچی ہیں۔ سوم۔ کتاب المقدس کی تعلیم ان خیالوں سے برعکس ہے اور وہی صحیح و درست ہے +

اوّل۔ متقدمین عالم مانتے تھے۔ کہ انسان دُنیا کی خود رو پیدایشوں سے ہے اُن میں سے بہت یہہ دعویٰ کرتے تھے۔ کہ ہم زمین سے پیدا ہوئے ہیں۔ یہہ اس خیال پر مبنی ہے کہ دنیا یا تو کل زندگی کے انکھوؤں سے معمور ہے اور جس جس وقت مناسب ہوتے ہیں زندہ ہوتے جاتے ہیں۔ یا کہ دُنیا میں بذاتہ جینے کا جوش ہے جس سے کل پودے اور حیوانات جو روئے زمین پر ہیں پیدا پاتے ہیں۔ حال کے زمانہ کے بعض لوگ اس خیال کی طرف لوٹ گئے ہیں۔ خصوصاً جن کو خدا کی ہستی کے ہونے کا انکار ہے۔ (کتاب علم الٰہی مصنفہ ڈاکٹر چارلس حاج صاحب) آدمی کو یہہ تو کسی طرح سے ثابت نہیں ہوتا نہ تو تجربہ سے اور نہ کلام الٰہی سے۔ بلکہ بہت لوگ اقرار کرتے ہیں کہ انسان کو خدا ہی نے پیدا کیا ہے اور کلام الٰہی کے ساتھ اتفاق کرتے ہیں +

دوم۔ کہ انسان کو کسی نے پیدا نہیں کیا بلکہ یوں ہی حالتیں بدلتے ہوئے اس مرتبہ تک پہنچا ہے۔ چنانچہ بعضوں کا خیال ہے کہ بندر یا ریچھ یا نباتات یا اور جانوروں میں سے بدلتے بدلتے انسانی مرتبہ تک پہنچ گیا ہے۔ اس خیال کی تردید کے لئے ذیل میں تین ثبوت دیئے جاتے ہیں + پہلا ثبوت جانداروں اور انسانوں کی طاقتوں اور طبیعتوں میں جو فرق ہے ثابت کرتا ہے کہ انسان الگ پیدا کیا گیا ہے۔ ہم دُنیا میں ہر قسم کے جانوروں

اور انسانوں کو بھی چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے اور کھاتے پیتے وغیرہ دنیوی کاروبار کرتے دیکھتے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انسانوں اور جانوروں کی طاقتوں اور طبیعتوں میں آسمان و زمین کا فرق ہے۔ اور اسی فرق کا کلام الٰہی بھی اظہار کرتا ہے۔ پیدایش ۱: ۲۵ کہ "خدا نے سب جانداروں کو جو پیدا کیا تو اپنی اپنی جنس کے موافق پیدا کیا" خیر ہم جانوروں کی دیگر باتوں کو چھوڑ کر فی الحال ایک ظاہر امثال پر غور کرتے ہیں کہ جانور ایسے بے سمجھ اور بے شعور ہوتے ہیں۔ کہ جس مادہ کے پیٹ سے پیدا ہوتے ہیں اور کچھ مدت اُس کا دودھ پیتے ہیں اُسی کے ساتھ اُن کو مباشرت کرنے میں کچھ شرم نہیں۔ بلکہ وے کرتے ہیں۔ لیکن انسان کی ذات سے ایسا کام بعید ہے۔ پھر اگر جانوروں کی خوراک کی طرف بھی خیال کیا جائے۔ تو بعضے ایسے ہیں کہ جو بے حساب کھانے والے ہیں۔ گویا کہ اُن کے ایک دن کی خوراک انسان کے مہینوں بھر کے لئے کافی ہے۔ سو اگر انسان بھی اُن میں سے ہو۔ تو ضرور ہے کہ انسان بھی ہاتھی یا بیل یا گدھے جتنی خوراک کھاوے لیکن یہہ بات اظہر ہے کہ اگر انسان روزمرہ کی خوراک سے تھوڑا سا زیادہ کھاوے تو ناک میں دم آجاتا ہے۔ علی ہٰذا القیاس ایسی ایسی باتوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انسان شروع ہی سے الگ پیدا کیا گیا ہے۔ اور انسان و حیوان یکساں نہیں بلکہ پیدایش ہی سے الگ الگ ہیں کیونکہ انسان میں روحِ ناطق اور قوائے مدرکہ و اخلاقیہ دیکھے جاتے ہیں۔ جن سے حیوان بے بہرہ ہیں اسی واسطے زبور ۳۲: ۹ میں انسان کی ہدایت کے لئے بالاتاکید یوں فرماتا ہے کہ "تم گھوڑوں اور خچروں کی مانند مت ہو کہ اُن کو سمجھ نہیں" اس حوالہ سے بھی صاف ظاہر ہے کہ کلام الٰہی انسان کو حیوان سے فضیلت بخشتا ہے جس سے ثابت ہے کہ انسانوں کی پیدایش الگ ہے اور حیوانوں کی الگ ہے۔

دوسرا ثبوت۔ کہ انسان کل جانداروں پر حکمران ہے یہہ بات بھی روز بروز ہمارے مشاہدہ میں آتی ہے۔ کہ کل جانداروں پر انسان جس کو خدا نے اشرف المخلوقات پیدا کیا سرداری و حکمرانی کرتا ہے۔ جس طرف وہ چلاتا ہے چلتے ہیں اور جس موقع پر وہ پھیرتا ہے پھرتے ہیں اور جس وقت انسان کسی جانور کو چابک یا سونٹا مارتا ہے ہاتھ نہیں پکڑتا۔ یا کہ جس وقت وہ خریدتا ہے اُس کے گھر آنے میں عذر نہیں کرتے۔ یا جس وقت پھر وہ فروخت کرتا ہے۔ ذرا چوں و چرا نہیں ہوتی۔ بلکہ جس طرح انسان چاہے اُن کو عذر نہیں۔ مگر یہہ تو کبھی نہیں دیکھا اور نہ سننے میں آیا ہو نہ تو زمانہ حال میں اور نہ زمانہ گذشتہ میں کہ ایک بیل نے کسی کسان کے سر کو پکڑ کر جوئے تلے لگا دیا۔ یا ایک گھوڑے نے سائیس پر ساز سجا کر گھی میں جوت دیا ہو۔ یا ایک بندر کسی قلندر کو گلے میں زنجیر ڈالکر کوچہ بکوچہ نچاتا پھرتا ہو۔ بلکہ برعکس اس کے انسان ہی ان تمام جانوروں پر حکمران ہے اور اُن کو اپنے زیر حکم رکھتا ہے کہ جو چاہے اُن سے کرائے۔ دنیا میں نہ صرف چھوٹے چھوٹے جانور ہیں بلکہ ایسے جانور ہیں جو انسان سے بہت ہی بڑا قد رکھتے ہیں اور زور میں تو سو گنا سے بھی زیادہ ہیں۔ نہ صرف یہہ بات مشاہدہ ہی سے ثابت ہوتی ہے۔ بلکہ کلام الٰہی بھی اس بات کو ثابت کرتا ہے جیسا کہ پیدایش ۱: ۲۶ میں مرقوم ہے کہ "خدا نے کہا کہ ہم انسان کو اپنی صورت پر بنادیں تاکہ وہ سمندر کی مچھلیوں پر اور سب کیڑے مکوڑوں پر جو رینگتے ہیں سرداری کرے" پھر پیدایش ۹: ۲ کہ "تمہارا رعب اور ڈر زمین کے سب چرندوں اور آسمان کے پرندوں اور زمین کے سب چلنے والوں اور دریا کی سب مچھلیوں پر غالب رہیگا وے تمہارے بس میں ہوں گے" یہہ مکرر حکم حضرت نوح کے وقت میں دیا گیا۔ جیسا کہ پہلا حکم آدم کو دیا گیا اور پھر حق تعالیٰ داؤد نبی کی معرفت یوں فرماتا ہے زبور ۸: ۶ – ۸ "تو نے اُس کو اپنے ہاتھ کے کاموں پر حکومت بخشی تو نے سب کچھ اُس کے قدم کے نیچے کیا ہے ساری بھیڑ بکریاں اور گائے بیل اور جنگلی چوپائے اور آسمان کے پرندے اور دریا کی مچھلیاں اور ہر ایک چیز جو دریا کی راہوں میں گذرتی ہے" ان تمام حوالوں سے ظاہر ہے کہ انسان جانوروں میں سے نہیں بلکہ اُن سے افضل و اعلیٰ اور حاکم و سردار ہے پس اگر یہہ جانوروں میں سے ہوتا تو کون اُس کی حکومت و سرداری کو مانتا اور کون اُس کے حکم کی آواز سُنتا۔ کیونکہ وے آدمی جو آپس میں ہم جنس اور ایک مرتبہ میں ممکن نہیں کہ ایک دوسرے کے تحت میں آوے۔

تیسرا ثبوت۔ فقط انسان ہی کے لئے نجات کے فائدے کا مدرک ہونا ایک اور دلیل ہے کہ انسان دیگر چیزوں سے علیحدہ ہے۔ کیونکہ درخت یا بیل یا بھیڑیے کو دوسرے ہم جنسوں کو یہہ کہتے کبھی نہیں سنا گیا کہ آؤ کچھ عاقبت کا فکر کریں اور دوزخ کا خوف رکھیں۔ یا کہ گناہ کیا چیز ہے اور ہماری نجات کس طرح ہوگی کیونکہ ایسی سمجھ اُن کو دی نہیں گئی لیکن انسان کی ذات میں خواہ کسی قوم و مذہب کا ہو ضرور عاقبت کا خیال ہوگا اور دوزخ اور بہشت کا ذکر اور ایک دوسرے سے دین حق کی جستجو کرتے ہیں۔ کہ ہماری نجات یا مغفرت کس طرح ہوگی اور یہہ بھی کہ ہر انسان خواہ کیسا ہی جاہل ہو جانتا ہے کہ چوری کرنا گناہ ہے یا خون کرنا خدا کی طرف سے منع ہے یا لڑنا یا جھگڑنا بھی خدا کی مرضی کے برخلاف ہے مگر حیوانوں میں یہہ سمجھ کہاں۔ لیکن انسان تو دوزخ کے عذاب سے بچنے اور فردوس کی خوشیوں میں شامل ہونے یا حاصل کرنے کے لئے دکھ اُٹھاتے اور سخاوتیں دیتے اور بدلے گذرانتے ہیں۔ لیکن جانوروں کو ایسا خیال بھی ہرگز نہ ہوگا۔ سو اسی دلیل سے بھی ظاہر ہے کہ انسان اور دیگر حیوانات کی پیدایش یکساں نہیں بلکہ انسان کی پیدایش اور ہے اور حیوان کی اور جیسا کہ اقرنتیوں ۱۵: ۳۹ میں لکھا ہے کہ سب گوشت ایک طرح کے گوشت نہیں آدمیوں کا گوشت اور ہے اور چارپایوں کا گوشت اور …… الخ کیونکہ نجات کے بارے میں خداوند کریم نے انسان کی بابت ارشاد فرمایا ہے کہ "خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لاوے ہلاک نہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے" مگر یہہ تو کہیں نہیں لکھا کہ خدا نے جانوروں کی نجات کا بندوبست کیا یا کہ



بیل اور بندر اور ہاتھی اور بچھو اور کیڑے مکوڑے بھی باعث بدی کے دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ جیسا کہ بنی آدم کے لئے یہہ فتویٰ ہے۔ کیونکہ اگر یہہ کسی نبی کی معرفت فرمایا جاتا کہ جانوروں کو بھی قیامت میں جزا و سزا ہے۔ تو ضرور خداوند جو رحیم بھی ہے۔ اُن کی نجات کا بھی بندوبست کرتا۔ اس واسطے اس دلیل سے بھی ثابت ہے کہ انسان کی پیدایش جانوروں سے الگ ہے جنکی روحوں کے بچانے کے لئے خدا نے بندوبست کیا اور جانوروں کے لئے کچھ بھی نہیں کیونکہ ان کو ضرور نہیں +

سوم۔ کتاب المقدس کی تعلیم۔ کتاب المقدس میں انسان کی پیدایش کا بیان موسیٰ کی پہلی کتاب کے ۱: ۲۶ میں لکھا ہے "تب خدا نے کہا کہ ہم انسان کو اپنی صورت اور اپنی مانند بناویں کہ وے سمندر کی مچھلیوں اور آسمان کے پرندوں پر اور مواشیوں اور تمام زمین پر اور سب کیڑے مکوڑوں پر جو زمین پر رینگتے ہیں سرداری کریں"۔ پھر پیدایش ۲: ۷ "اور خداوند خدا نے زمین کی خاک سے آدم کو پیدا کیا اور اُس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا سو آدم جیتی جان ہوا"

اس بیان میں دو امور پائے جاتے ہیں۔ پہلا امر۔ کہ انسان کا بدن بلا وسیلہ خدا کے دست قدرت سے بنایا گیا نہ تو آگا۔ اور نہ رفتہ رفتہ کسی لطیف ترقی پذیر انگوں سے ہوا۔ دوسرا امر کہ اُس کی روح خدا کی طرف سے ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ "اُس نے انسان کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا۔ یعنی زندگی کے سبب اُس کو انسان کہا گیا۔ اور خدا کی صورت پر ایک مخلوق بنگیا۔ حاصل کلام کلام الٰہی سے ثابت ہوا کہ انسان کو خدا ہی نے پیدا کیا اور وہی اُس کا خالق ہے +

نتیجہ۔ کتاب المقدس کی تعلیم سے ہمہ اوست اور منکران خدا کی باتیں باطل ٹھہرتی ہیں۔ جو کہ نیچر سے خدائی انتظام کا پتہ معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن نیچر کیا چیز ہے جو کہ خدا کے انتظام کا اظہار کر سکے۔ سوائے کلام الٰہی کے یہہ طاقت کسی چیز میں نہیں۔ کیونکہ نیچر تو صرف موجود چیزوں کے اسباب بتلا سکتا ہے مگر یہہ نہیں بتلا سکتا کہ کس نے سب کچھ پیدا کیا۔ کیونکہ یہہ کہنا اُس کے منصب کے باہر ہے۔ اس واسطے جس چیز کی حقیقت معلوم کرنی ہو تو بہتر ہے کہ کلام الٰہی کی تفتیش کی جاوے۔ تب متلاشی منزل مقصود تک پہنچ سکتا ہے جیسا کہ اس وقت ہم نے انسان کی بابت غور کیا تو نیچر نے ہمکو یہاں تک پتہ دیا کہ اس کا کوئی بنانے والا ہے۔ مگر یہہ نہیں بتا سکتے کہ وہ بنانیوالا کون ہے۔ سو اس سے آگے کلام الٰہی کے بغیر کوئی پتہ نہیں دے سکتا۔ اور وہ یہہ پتہ دیتا ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا کہ خدا ہی نے انسان کو پیدا کیا نہ کہ بندر کی کی حالت بدلتے بدلتے انسان بن گیا +

الراقم

کتھول طالب العلم از گوجرانوالہ

※

چند
محمدی صاحبان کی ہٹ دھرمی و ناواقفیت

ایک روز بندہ ایک محمدی صاحب کے مکان پر واسطے ملاقات کے چلا گیا۔ جو اپنے تئیں بالکل بے تعصب اور بہت کچھ واقف کار خیال کرتے بلکہ اکثر مسیحی مضامین کی تردید کرنے کا دم بھرتے ہیں۔ جب بندہ اُن کے دولت خانہ پر پہنچا ایک دوسرے صاحب جو وہاں بیٹھے ہوئے تھے ملاقی ہوا جنہوں نے بیٹھنے کے ساتھ ہی بندہ سے یہہ سوال کیا کہ "آپ پہلے کون تھے؟" جس کا جواب صرف اسی قدر دیا گیا تھا کہ میں پیشتر ویسا ہی تھا* جیسے جناب محمد صاحب کے خاندان کے لوگ یا شروع میں خود حضرت تھے۔ بت پرست۔ مگر اب بفضل خدا مسیحی ہوں +

صرف اسی قدر کہنا تھا کہ وہ جناب بد حواس سے ہو کر بُرا بھلا جو کچھ ان کے فہم میں سمایا کہنے لگے جن کے شور و غل پر صاحب خانہ بھی تشریف لے آئے۔ اور اگرچہ مناسب تو یہہ تھا کہ جناب حضرت کو بے تہذیبانہ گفتگو اور ناہنجار کلمات سے روکتے۔ مگر ان کے ساتھ وہ خود بھی یہی فرمانے لگے کہ "حقیقت میں آپنے یعنی راقم نے حضرت کی شان میں ایک نہایت سخت کفر کا لفظ کہا کہ ان کو شروع میں بت پرست بیان کیا۔ یہہ تو نہ کسی تواریخ سے ثابت اور نہ قرآن سے بلکہ حضرت بچپن ہی سے یاد الٰہی میں مشغول رہے" وغیرہ وغیرہ

اب ذرا ناظرین غور فرماویں کہ حضرت کی شان میں کیسے نے کہاں تک کفر کہا ہے جس کے ثبوت میں ۲ ترجمے قرآن کے موجود ہیں۔ یعنے۔

اول ترجمہ قرآن۔ پادری عماد الدین صاحب ڈی ڈی (سورہ ضحیٰ آیت ۱ سے ۷ تک) "دھوپ چڑھتے وقت کی قسم رات کی قسم جب چھپا جاوے۔ تیرے رب نے نہ تجھے چھوڑا نہ بیزار ہوا۔ تیری پچھلی حالت تیری پہلی حالت سے بہتر ہے اور تیرا رب تجھے دیگا پھر تو راضی ہوگا۔ کیا اس نے تجھے یتیم نہ پایا پھر جگہ دی (ابو طالب چچا کے گھر میں) اور تجھے گمراہ پایا (کہ سب کے ساتھ بت پرست تھا) پھر ہدایت کی (اسلام کی)"

مولوی رحمت اللہ اپنے ترجمۂ قرآن کے حاشیہ پر فائدہ نمبر ۳ میں اس آخری جملہ کی بابت یوں تحریر کرتے "جب حضرت جوان ہوئے قوم کی رسم و راہ سے بیزار تھے اور اپنے پاس کوئی رسم و راہ نہ تھی اللہ نے دین حق نازل کیا"

افسوس ہے جو دعویٰ تو کریں اپنی لیاقت اور واقفیت کا اور یہہ حال کہ اپنی کتاب کی بھی پوری خبر نہیں۔ عزیزو ایسی ہٹ دھرمی سے باز آؤ اور راہ راست کو حاصل کرو۔ تا کہ ہمیشہ کی خوشی میں شامل ہو۔ ورنہ تمہیں اختیار ہے +

راقم

ایک واعظ انجیل جلیل

نوٹ* شاید کوئی صاحب خیال کریں کہ ایسا جواب دینے کی کیا ضرورت معلوم ہوئی۔ تو اُس کی وجہ یہہ تھی کہ سایل صاحب ایک عجیب فہمایش کے آدمی جو نہ صرف راقم کی بلکہ پادری صاحب کی بازاری وعظ میں نہایت بیہودگی سے پیش آکر نہ خود سنتے اور نہ دوسروں کو سننے دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں جناب کو یہہ بھی معلوم تھا کہ راقم کا [illegible] قوم سے ہے کیونکہ راقم کا حقیقی بھتیجا انہیں بابو صاحب کے ساتھ دفتر میں کام کرتا تھا جن کے دولت خانہ پر راقم واسطے ملاقات کے گیا تھا پس یہی وجہ تھی کہ ایسا جواب دینے کی تھی +

جلسہ کرسمس ڈے

ایک جلسہ ۲۵ تاریخ دسمبر ۹۵ء کرسمس ڈے کو ۲ بجے ٹپشٹ مشن دہلی کے کالج میں بڑے دھوم دہام سے فراہم ہوا۔ اول جلسہ کے شروع میں جناب پاسٹر آنند مسیح صاحب نے پریہوگی بعد دعا کے ایک گیت جس کا شروع یہہ ہو۔

ہوئی تھی ملک اسرائیل وغیرہ ۔ بڑی زور شور کے ساتھ گایا۔ اس گیت کی آوازیں نے اس طرح پر گانے کی کبھی سنی ہی نہیں تھی۔ میں تمام اس گیت کے گانے والوں کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور خاص کر پادری صاحبان اور مس صاحبوں کو جن کے ذریعہ سے جلسہ شروع ہوا۔ بعد گیت ختم ہونے کے سب مناد وں کو (جو دہلی کے گرد و نواح میں رہتے ہیں اور وعظ کرتے ہیں) ان کو اجازت دی گئی کہ اپنے اپنے اسٹیشن کے بھائیوں سے گیت گوائیں یا نغمہ سرائی کرادیں۔ چنانچہ سب منادوں نے اسی طور پر مطابق اس حکم کے کیا۔ اول شاہدرہ کے بھائیوں نے دو گیت باجے اور ڈھولک کے ساتھ گائے۔ اور پھر بورڈنگ سکول دہلی کے لڑکوں نے ایک نہایت عمدہ غزل جو خاص اسی دن کے لئے بنائی تھی۔ نہایت خوش اسلوبی سے بیان کی۔ بعد اس کے چھپرولی کے بھائیوں نے۔ اور فرید آباد والوں نے۔ فرید آباد والوں کے ساتھ بنداہی شامل تھا۔ اور بنداہی کے ذریعہ سے یہہ گیت گایا گیا تھا۔ خداوند تیرے فضل سے۔ ہر آجتک کٹی زندگی وغیرہ

بعدازاں اس کے سنڈے سکول کے لڑکوں کو انعام دیا گیا۔ اور جلسہ دعا کے ساتھ برخاست ہوا۔ اس کے علاوہ ایک مسیحی میلا بھی ۲۶ دسمبر کو روشنارا باغ میں منعقد ہوا۔ جس کا آغاز ۱۱ بجے صبح سے شروع ہوا۔ اور ۵ بجے شام کے ختم ہوا۔ اس جلسہ میں۔ ایس۔ پی۔ جی۔ مشن اور بپٹسٹ مشن کے مسیح لوگ شمول تھے۔ میلہ کے شروع میں کھیل اور تماشے ہوتے رہے بعد میں طالبعلموں کی دستکاری دیکھی گئی۔ اور سب سے آخر میں جو عمدہ عمدہ گیت بناکر لائے تھے۔ گوائے گئے۔ جوان سب باتوں میں پختہ نکلے ان کو انعامات جناب پادری کارلین صاحب بہادر کے دست مبارک سے تقسیم کئے گئے ✦

نقتالی سالومن ۔ یونین چرچ

کوٹ شملہ

واقعات اور آرائیں

روس اور چین کی دوستی

روس اور چین کے درمیان رابطہ اتحاد نمایاں ہوتا جاتا ہے روس نے اس دوستی کی وجہ سے عظیم رعایتیں حاصل کی ہیں اور ابھی عظیم رعایتوں کے حاصل کرنے کی امیدیں باقی ہیں ۲۲ جون کو سینٹ پٹرسبرگ سے خبر آئی کہ وہاں ایک روسی چینی بنک مشترکہ سرمایہ سے قایم کیا گیا ہے اور تجویز ہے کہ اس بنک کی شاخیں یورپ اور ایشیا کے بڑے بڑے شہروں میں قایم کیجاویں ✦ عام

وزیر آباد لائلپور ریلوے

اس قیمتی ریلوے کی شاخ ٹیلہ سمگلا سے لائلپور تک بالکل بنکر تیار ہوگئی ہے۔ ۲۳ تاریخ کو کرنیل شٹیرڈ صاحب گورنمنٹ انسپکٹر نے اس کا معائنہ فرمایا۔ ان کی رپورٹ پر گورنمنٹ آف انڈیا کے احکام نافذ ہوتے ہی یہہ ریلوے مسافروں کے لئے جاری کی جاویگی۔ یہہ ریلوے لائلپور تک پوری ہوجائیگی جہاں جدید سول سٹیشن کی داغ بیل ڈالی گئی ہے اور جو وزیر آباد سے ۹۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس لین کو آگے بھی وسیع کریں گے اور نارتھ ویسٹرن ریلوے کے سٹیشن خانیوال تک جو ملتان کے متصل ہے لیجاویں گے۔ لیکن یہہ کام بعد میں اختیار کیا جاویگا تاوقتیکہ نہر چناب کی آبپاشی میں معقول ترقی رونما ہو ✦ عام

اضافہ تنخواہ پوسٹماسٹر جنرل

ہندوستان میں پوسٹ ماسٹر جنرل درجہ اول کی دو اسامیاں ہیں جن کی تنخواہ ۱۷۵۰ روپیہ سے ترقی کرکے دو ہزار ماہوار تک ہے اور صاحب وزیر ہند نے منظور فرمایا ہے کہ ان میں سے ایک اسامی کی تنخواہ ۲۲۵۰ سے ترقی کرکے اڑھائی ہزار ماہوار تک قرار دی جاوے۔ یہہ اضافہ یکم اپریل سے محسوب ہوگا اور مسٹر ایچ کرش صاحب چونکہ سینیر افسر ہیں اس اضافہ تنخواہ کا فائدہ حاصل کریں گے ✦ عام

لاہور

ایک لوکل انگریزی اخبار سے معلوم ہوا کہ چند روز کا ذکر ہے کہ دو ہندو عورتیں ترنتارن میں ریل پر سوار ہوکر لاہور سٹیشن پر اتریں وہ احاطہ سٹیشن سے باہر نکلتی تھیں کہ پیچھے سے دو آدمیوں نے ان کو آواز دی اور واپس بلایا۔ ان کو بتلایا گیا کہ ایک عورت نے بغیر ٹکٹ کے سفر کیا ہے اس لئے حکام ریلوے کے روبرو پیش کرنا ہے۔ ایک عورت کو واپس سٹیشن کو لے گئے اور دوسری کو کہدیا کہ اپنا رستہ لے کیونکہ اس سے بازپرس کی ضرورت نہیں ہے۔ اس غریب عورت کے پاس چھہ روپے تھے اور کوشش یہہ مدنظر تھی کہ روپے کسی طرح حاصل کئے جاویں اور یہی وجہ تھی کہ اس کو الگ کرلیا تھا۔ اس عورت کو واپس لیجاتے تھے کہ اتنے میں ریلوے پولیس کے ایک کنسٹبل کی نظر پڑگئی اس نے عورت کو کہا کہ تم کو کسی نے نہیں بلایا ہے۔ اور جاؤ اپنا رستہ لو۔ انگریزی اخبار (سیلفر جنرل) لکھتا ہے کہ چونکہ کنسٹبل مذکور

انگلستان و چین

لندن میں فی الحال ایک خبر بدیں مضمون مشہور ہوئی تھی کہ برٹش گورنمنٹ نے پیکن میں گورنمنٹ چین کو ایک الٹی میٹم یعنی آخری خط روانہ کیا ہے جس میں چاہا گیا ہے کہ برٹش تجارت کیلئے دریائے مغرب کشادہ کیا جاوے اور اگر ایسا نہ کرینگے تو لڑائی ضرور ہوگی۔ لندن کے فارن آفس نے اس خبر کی صاف طور پر تردید کی ہے۔ الٹی میٹم کی قسم کا کوئی خط پیش نہیں کیا گیا۔ ہاں یہہ سچ ہے کہ برٹش سفیر متعینہ دربار پیکن نے یہہ ضرور چاہا ہے کہ دریائے مغرب کے بنادر برٹش تجارت کے لئے بھی کشادہ کئے جاویں لیکن یہہ خط محض دوستانہ ہے اور لڑائی جھگڑے کے خیال یا ارادہ سے بالکل باہر ہے ✦ عام

ایران بلوچستان کی حد بندی

اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ سے معلوم ہوا کہ ایران بلوچستان کی حد بندی کا کام عنقریب شروع ہوگا۔ اس کے متعلق تمام انتظام پورا کر لیا گیا ہے۔ یہہ کام مقام جالک کے قریب سے شروع ہوگا اور مقام کوہ ملک سیاہ پر ختم ہوگا ✦ کرنل ہولڈچ صاحب گرامی اوس کے چارج پر ہونگے اور کرنل وہب صاحب گرامی اور لفٹنٹ سائکس صاحب کانسل متعینہ کرمان انکے ہمراہ ہونگے۔ ایک سو سپاہ اور پندرہ سوار ہندی فوجی اردل حفاظت کیلئے ہوگی۔ اور یہہ پارٹی عنقریب کراچی سے جہاز پر سوار ہو کر گوادر کو روانہ ہوگی۔ یہاں سے کوہک کو جاویگی اور وہاں قریب دس فروری کو ایرانی پارٹی کے ساتھ جا ملیگی ✦ اگر کوئی ہرج واقع نہ ہوا تو امید ہے کہ یہہ کام حد بندی کا ماہ اپریل میں بخیریت تمام ختم ہو جاویگا ✦ عام

بہادر سپاہی کی قدر دانی

گزٹ آف انڈیا سے معلوم ہوا کہ چھٹی پلٹن پنجاب کے سپاہی بال سنگھ کو گورنمنٹ عالیہ نے بصلہ اُس نمایاں بہادری کے درجہ سوم کے آرڈر آف میرٹ کے اعزاز عطا فرمایا ہے جو ۱۲ مئی ۱۸۹۵ء کو وادی توچی میں ظاہر کی تھی۔ اسوقت سپاہی مذکور لفٹنٹ لیمنڈ صاحب کا اردلی تھا۔ صاحب موصوف پر چار مسلح پٹھانوں نے حملہ کیا اور سپاہی بال سنگھ نے کمال جانبازی کے ساتھ صاحب موصوف کے بچانے کی کوشش کی۔ چاروں پٹھانوں کو منتشر کر دیا۔ ایک پٹھان سے دوبدو جنگ کر کے وہ چھرا چھین لیا جس کے ساتھ پٹھان مذکور نے لیمنڈ صاحب کو زخمی کیا تھا اس مقابلے میں سپاہی کا ہاتھ سخت مجروح ہو گیا اور پہلو میں ایک گولی بھی کھائی تھی ✦ عام

مہم اشانٹی کا ماتم

مہم اشانٹی کی فتح کی خوشی کے ساتھ ہی ایک نہایت درجہ رنج دہنیوالی ماتمی خبر آئی۔ جسکو سنکر کلیجہ کانپ اُٹھا اور بے اختیار زبان سے نکلا فلک ناہنجار نے کیسا ستم ڈھایا ہے ✦ پرنس ہنری آف بیٹنبرگ حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی سب سے پیاری اور سب سے چھوٹی بیٹی پرنسس بیٹرس صاحبہ کے نوجوان خاوند اس جہان سے چلدیئے! کمبخت موت کے ساتھ کسی کا بس نہیں ہے۔ اور کیا خبر تھی کہ شاہزادہ موصوف کا مہم کے ہمراہ جانا وطن سے آخری رخصت ہوگا ✦ پرنس موصوف محض اپنی خواہش اور شوق سے مہم اشانٹی کے ساتھ شامل کئے گئے تھے اور انگریزی اخبارات کی رائے سراسر اس کے خلاف تھی۔ اُنہوں نے بہت مخالفت کی کہ جنگی مہم کے نازک کام میں شاہزادہ کا جانا تکلیف کا باعث ہے ✦ علاوہ بریں یہہ دکھلایا گیا تھا کہ اشانٹی کی آب و ہوا نہایت خراب ہے اور خوف کیا جاتا تھا کہ پرنس ہنری کی صحت کو صدمہ نہ پہنچے ✦ باوجود مخالفت عامہ کے حضور قیصرہ ہند کی خاص سفارش ماننا پڑی اور پرنس ہنری روانہ کئے گئے اور اس کے بعد سنا کہ پرنس ہنری سچ مچ خراب آب و ہوا کو برداشت نہ کر سکے اور بیمار پڑ کر ساحل کو واپس آئے اور ۲۲ - جنوری کو ایک بجکر ۲۰ منٹ پر خبر پہنچی کہ پرنس ممدوح اس جہان سے کوچ کر گئے ✦ عام

نواب لاٹ صاحب آگرہ کالج میں

جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ۲۰ جنوری کو بوقت ۴ بجے شام آگرہ کالج میں تشریف لائے۔ رائے بہادر شیو نرائن صاحب کالج کے ایک ٹرسٹی ہیں۔ اُنہوں نے ایڈریس خیر مقدم پڑھکر سنایا۔ جس میں بتلایا تھا کہ یہہ کالج پنڈت گنگا دھر شاستری کی فیاضی کی برکت سے قائم ہوا ۱۸۱۸ء میں کھولا گیا تھا۔ سنہ ۱۸۸۳ء میں اسکا انتظام ٹرسٹیوں کے حوالہ کیا گیا تھا اُسوقت بہت ابتر حالت میں تھا۔ ایم اے یا قانونی ڈگریوں کی پڑھائی نہ تھی۔ طلبہ کی تعداد گھٹتی گھٹتی ۶۹ تک پہنچ گئی تھی اور گورنمنٹ نے چاہا تھا کہ کالج بند کیا جاوے۔ لیکن سنہ ۱۸۹۵ء میں کالج میں نہ فقط ایم اے اور قانون کی جماعتیں ہی تھیں بلکہ طلبہ کی تعداد دو سو پچاس تک حاضر تھی۔ اس نمایاں ترقی کے باعث عمارات توسیع کی گئی ہیں۔ ایک قطار تجربہ سائنس کی تعلیم کے لئے بنائی گئی ہے اور دو بورڈنگ ہوس اضافہ کئے ہیں جن میں ۴۵ بورڈروں کے رہنے موافق کمرے ہیں۔ یہہ کام ٹرسٹیوں کیطرف سے انجام دیا گیا لیکن علاوہ ازیں کالج ہذا سے متعلق رعایا کی مختلف جماعتوں نے اپنے اپنے بورڈنگ ہوس بنائے ہیں۔ راجپوت طلبہ کے بورڈنگ ہوس پر ۱۰ ہزار صرف ہوا۔ بھارگو کے بورڈنگ ہوس پر ۷۳۴۴ روپیہ۔ ویشیہ کے بورڈنگ ہوس پر ۱۲ ہزار روپیہ۔ جاٹ کے بورڈنگ ہوس پر ۵ ہزار روپیہ ایک مکان راجہ جیکشن داس صاحب بہادر سی ایس آئی نے خاص اپنے خرچ سے بنوا دیا ہے جسپر ۳۰ ہزار روپیہ صرف ہوا ہے ✦ علاوہ ازیں ٹرسٹیوں نے اپنے انتظام کے زمانہ میں کالج کے عام سرمایہ میں ۷۰ ہزار روپیہ اضافہ کیا ہے اور سکالرشپ کے فنڈ میں ۲۱ ہزار روپیہ بڑھایا ہے

پشاور میں امیر صاحب کے ملازموں کا مقدمہ

پشاور میں امیر صاحب کابل کے ایجنٹ میوہ کے پانچ پٹھان گرفتار کئے گئے تھے کہ اُنہوں نے رعایا کے لوگوں کو مارا اور ان کا مال زبردستی چھین کر لے گئے اور نیز ان کو اپنے پاس قید رکھا اور جب عدالت سے سمن بھیجے گئے تو سمنوں کی تعمیل نہیں کی تھی + یہہ لوگ آخر بذریعہ وارنٹ گرفتار کئے گئے اور اتفاق حسنہ سے انہیں دنوں امیر صاحب کے انجنیر سالٹر پائن صاحب پشاور میں وارد تھے اُنہوں نے پانچوں کو ضمانت پر رہا کرایا تھا + مقدمہ لفٹنٹ رالنس صاحب کی عدالت میں دائر تھا جنہوں نے اتنی دیر کے بعد ایک ملزم کو بری کیا اور چار پر ایک ایک روپیہ کا خفیف جرمانہ عاید کیا - اخبار ٹربیون اس خفیف سزا پر اعتراض کرتا ہی کہ اس سے افغانوں کو یہہ جتلایا گیا ہو کہ حملہ کرنا اور ہڈیاں چور کرنا اور حوالات میں قید کرنا داخل جرم نہیں ہو اور اگرچہ جرم ہو تو یہہ ہو کہ عدالتوں کے حکم کی عدولی کی جاوے + عام

ظلم پولیس کی واردات

اخبار ٹربیون نے ڈیرہ غازی خاں کی پولیس کے ظلم کی نسبت ایک سنگین واردات شایع کی - ایک عورت مسماۃ سیدبانو موضع آگرہ تحصیل بھکر میں رہتی تھی پولیس نے اس جرم پر اُس کا چالان کیا کہ اپنے خاوند کو زہر دیکر مار ڈالا تھا - ملزمہ سپرد سشن کی گئی اور وہاں سے صاف بری ہو کر نکلی - صاحب سشن جج کے فیصلہ سے پایا جاتا ہی کہ الزام بالکل بے بنیاد تھا - استغاثہ کی شہادت اور مرحوم کے بیان اور کیمیکل ماہر کی رپورٹ سے بھی ملزمہ کی بیقصوری کا ثبوت ملتا ہو - باوجود اس کے یہہ واقعہ ہو کہ عورت نے علی التواتر دونوں سب ڈویژنل مجسٹریٹوں کے روبرو کی شہادت میں اُس نے حاملہ ہونا ظاہر کیا تھا اور کہا تھا کہ سات ماہ کا حمل ہو - عدالت سشن میں اس بیان کو واپس لیا - اس بنیاد پر کہ پولیس نے جبراً کہوایا تھا جب سشن جج نے پوچھا کہ کیا ابھی حمل ہو تو بہت شرمگیں ہو کر جواب دیا پولیس کے سخت مظالم کی وجہہ سے حمل وضع ہو گیا تھا - اور یہہ کی پولیس چوکی میں یہہ حمل گر گیا تھا جس روز اقبال جرم کے اظہار قلمبند کئے گئے تھے :. کیا یہہ سچ ہو؟ اگر ہاں تو اس سے بڑھکر قابل توجہ گورنمنٹ کیا ہوگا؟ عام

سلطنت جرمن کی سالگرہ

۱۹ تاریخ کو برلن سے خبر آئی کہ یہاں سلطنت جرمن کی بنیاد کی ۲۵ ویں سالگرہ نہایت دھوم دھام کے ساتھ منائی جارہی ہو اور عظیم الشان جلسے اور دعوتیں ہو رہی ہیں اور خوشی کا عالم شباب پر ہو - شہنشاہ جرمن نے آج ایک عظیم الشان دعوت کے موقع پر اپنی سلطنت کی عالمگیر خاصیت پر زور دیا اور جرمن قوم سے اپیل یعنے التجا کی کہ آپس میں پختہ اتفاق و یکدلی کے قایم رکھنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں کہ اسی گورنمنٹ موقع ضرورت کے پیش آنے پر جرمن حقوق کو بیرونجات میں محفوظ رکھ سکتی ہو - بیرونجات سے مراد نوآبادیوں سے ہو کہ جس کے متعلق جرمنی نے غاصبانہ رویہ اختیار کرنا شروع کیا ہو اور یہی وجہہ ہو کہ جرمنی اور انگلستان کے درمیان باوجود نسبتی یگانگت کے مخالفانہ رقابت کی رنگت ظاہر ہو رہی ہو :. یہہ خیال کرنے کی جگہہ ہو کہ جرمنی کی کوئی نوآبادی گیارہ سال سے زیادہ عمر کی نہیں ہو - یہہ نوآبادیاں کچھہ تو بحر الکاہل میں ہیں اور کچھہ براعظم افریقہ میں - ان سب کا مجموعی رقبہ ۹ لاکھ ۸۰ ہزار مربع میل ہو یعنے برٹش انڈیا کے رقبہ سے کسی قدر زیادہ لیکن باوجود اس کے ان سب نوآبادیوں کی مجموعی آبادی نوٹے لاکھہ سے زیادہ نہیں ہو یعنے ایک صوبہ پنجاب کی آبادی کا نصف بھی نہیں ہو + عام

ڈسٹرکٹ جج پر حملہ

پونا سے خبر آئی کہ بلگاؤں میں مسٹر فریزر صاحب قایمقام ڈسٹرکٹ جج ہیں اور مسٹر لارڈان کے اسسٹنٹ ہیں - ان دونوں صاحبوں پر دو مخمور گوروں نے برسر بازار حملہ کیا - یہہ توپخانہ کے تھے - شراب میں اندھے تھے اور گاڑیوالوں کو مار رہے تھے کہ دونوں صاحب ادھر سے گذرے - اُنہوں نے گاڑی والوں کی حمایت کی اور گوروں نے اُنہیں پر حملہ کیا - مسٹر لارڈ صاحب کو بہت زیادہ چوٹ آئی اور مسٹر فریزر کی چوٹ خفیف تھی - سوشل کلب کے ممبران یہہ سنکر موقع پر پہنچے - گوروں کو پکڑ کر الگ کیا اور مشکیں کس کر دونوں گوروں کو ایک درخت کے ساتھہ باندھ دیا - اتنے میں ملٹری گارڈ آیا اور دونوں گورے اُس کے حوالے لین کو روانہ کئے گئے + عام

سخت ڈاکہ زنی

بنگالہ کے تعلقہ بردی پور کے مقام سیتا کنڈ وہ سے ایک سخت افسوسناک واردات ڈاکہ کی خبر آئی - یہہ اخبار پایونیر نے شایع کی ہو - یہاں بابو کدارناتھہ صاحب نام ایک مشہور آسودہ آدمی رہتے ہیں - ایک شخص مسمی شمشیر خاں کے ساتھہ کسی وجہ سے مخالفت ہو گئی - کچھہ روز بعد شمشیر خاں ایک طایفہ ڈاکوؤں لے کر رات کے وقت بابو صاحب کے مکان میں زبردستی گھس گیا - دروازے کھولکر اور توڑ کر بابو صاحب کی جورو کو اور نوجوان حسین لڑکی کو چرا کر لے گئے - خاوند اور دربان نے ہزار مقابلہ کیا لیکن کچھہ پیش نہ چلی بلکہ سخت مار کھائی اور ہسپتال میں زیر علاج پڑے ہیں - پولیس نے اس طایفہ سے چند آدمی گرفتار بھی کئے ہیں اور یقین ہو کہ بعد ثبوت جرم ایسے سنگین مجرموں کو عبرت بخش سزا دیجائیگی کہ اس سے زیادہ اندھیر کیا ہوگا + عام

گیارہواں اجلاس انڈین نیشنل کانگرس

۱۱ بجے ۳۰- دسمبر کو کانگرس پھر جمع ہوئی پریسیڈنٹ صاحب نے مہاراجہ صاحب دربھنگہ کا تار پڑھا جس میں اُنہوں نے کانگرس کی کامیابی کے لئے دعا مانگی اور اُمید ظاہر کی کہ باہمی اختلاف مٹ گئے ہوں گے - راجہ صاحب رامانند صاحب کا تار پڑھا گیا کہ وہ مجبوری سے شریک نہیں ہوسکتے گو قالب اُن کا مدراس میں ہو مگر روح اُن کی کانگرس کے جلسہ میں شریک ہے - اول رزولیوشن دستورالعمل کانگرس کی بابت مسٹر گھوسال نے پیش کیا اور بخشی جیسی رام صاحب نے اُس کی تائید کی مضمون رزلیوشن یہہ تھا "دستورالعمل مرتبہ پونا کمیٹی کل ملک میں شایع کیا جائے اور تین مہینہ قبل جوائنٹ جنرل سکرٹری کی خدمت میں کانگرس کمیٹیوں کی رائے مسودہ دستورالعمل پر پہنچ جاوے ۔

دوسرا رزولیوشن شاہی کمیشن کی نسبت تھا جس کا منشا تھا "کہ اس کانگرس کی رائے میں کمیشن تحقیقات مصارف ہند باشندگان ہند کو اطمینان نہیں دے سکتا اور اُس سے گورنمنٹ کو کوئی فایدہ پہنچ سکتا ہے جب تک رقوم مصارف کے علاوہ اُس حکمت عملی کی جانچ نہو جس پر مصارف کئے جاتے ہیں اور جب تک سرکاری اور انگلو انڈین افسران کے علاوہ ہندوستانیوں کی شہادت کے حصول کا انتظام نہ کیا جاوے اور نیز کانگرس کی رائے ہے کہ کمیشن کے نتایج عمدہ ہوں گے اگر بجائے خفیہ تحقیقات کے عام تحقیقات کی جاوے "۔

مرشدآباد کے زمیندار بابو بیکنٹھ ناتھ سین صاحب نے اس رزولیوشن کی تحریک کی آنریبل جمبو لنگا ایر مدراس نے تائید اور پنڈت مدنموہن مالیوی نے تائید ثانی کی اور ہر ایک نے اس بات پر زور دیا کہ خالی مدات کی جانچ سے مطلب نہیں نکلتا بلکہ ضرورت اُس کی ہے کہ دیکھا جائے کہ کس قدر مصارف بجا ہیں اور کس قدر بیجا ہیں اس کے لئے ہندوستانی شاہدان کی ضرورت ہوگی جن کو مدعو ہونا چاہئے کہ ولایت جاکر کمیشن کے روبرو اظہار دیں یا کمیشن تکلیف گوارا کرکے ولایت سے ہندوستان کو آوے ۔

تیسرا رزلیوشن مسٹر واچہ نے پیش کیا اس کا مضمون تھا کہ کانگرس اپنی یہہ رائے ظاہر کرتی ہے کہ ملک کی خطرناک مالی حالت کا لحاظ کرکے سب سے عمدہ تدبیر اس حالت کے دور کرنے کی یہہ ہے کہ فوجی اخراجات کم کئے جائیں اور نیز اُن کے ساتھ ہوم چارجز مصارف انتظام مال اور اپنا اطمینان ظاہر کرتی ہے کہ ولایت میں اعلیٰ حساب دان لوگ انڈین پارلیمنٹری کمیٹی کی اس رائے سے متفق ہوتے جاتے ہیں کہ فوجی اخراجات کی زیادتی ہندوستان کی مالی پریشانی کا مقابلہ سب سے زیادہ ذمہ وار ہے اس رزولیوشن کی تائید مسٹر الیس کے نایر صاحب مدراسی اور خالصا صاحب بیلن جی رتن جی نے تائید ثانی کی ۔

چوتھا رزولیوشن مسٹر من موہن گھوش نے پیش کیا آنریبل مسٹر ستیل ڈاڈو مسٹر مین بہاری بعض اور چند دیگر لوگوں نے تائید کی رزولیوشن کا منشا یہہ ہے "یہہ کانگرس گورنمنٹ ہند و نیز سکرٹری آف اسٹیٹ کی خدمت میں اپیل کرتی ہے کہ آپ عملی تدابیر اختیار کریں کہ جوڈیشل اور انتظامی فرایض افسران کے علٰحدہ ہوں مسٹر منموہن گھوش نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ ولایت میں اب اکثر مدبران کی رائے ہوگئی ہے کہ ان فرایض کا ایک جا رہنا ملک کے لئے مضر ہے اب بحث یہہ نہیں ہے کہ مصارف زیادہ ہوں گے کیونکہ مختلف اسکیم تیار ہوئی ہیں جن سے ثابت ہوگیا ہے کہ موجودہ افسر کام تقسیم کرسکتے ہیں اس وقت اگر کوئی امر الحاق کے مانع ہے تو وہ یہہ ہے کہ حکام سمجھتے ہیں کہ اگر کلکٹروں کے ہاتھ سے فوجداری مقدمات کی سماعت نکل جاویگی تو ان کا اثر کم ہوجاوے ۔

پانچواں رزلیوشن مسٹر ڈبلیو سی بنرجی نے پیش کیا جس کا منشا یہہ تھا کہ یہہ کانگرس خوف کے ساتھ اُن تبادلات پر نظر ڈالتی ہے جو مقدمات سماعت جوری میں اکثر ہوتے رہتے ہیں اور یہہ خیال کرکے کہ ان تغیرات کے لئے کسی حصہ باشندگان ہند کی جانب سے خواہش نہیں ظاہر کی گئی - اُمید ظاہر کرتی ہے کہ اس مسودہ قانون پر جو اس وقت مجلس واضعان قانون ہند میں پیش ہے زیادہ زور نہ ڈالا جائے گا اور یہہ کانگرس پچھلی کانگرسیوں کی رائے سے اتفاق کرکے رائے ظاہر کرتی ہے کہ ان اضلاع میں جرایم کی نسبت اختیار سماعت مقدمات بامداد جوری وسیع کیا جائیگا جس میں ابھی یہہ اختیار موجود نہیں ہے اور یہہ کہ جوری کی رائے قطعی خیال کیجاوے اس رزولیوشن کی تائید مسٹر ڈی ونکٹا صوبہ آیا ایل مدراس نے کی اور مسٹر ونکٹ اونکلر اور مسٹر جوزف بلجیم صاحب ڈیلی گیٹ بالگام نے تائید ثانی کی -

مسٹر میمورکی نے ساتواں رزولیوشن پیش کیا اس کانگرس کی رائے ہے کہ گورنمنٹ ہند کا اعلان مجریہ ناریخ پیا نحنٹ ورخہ ۲۵ جون ۱۸۹۱ء سخت مطلق العنان اور بلا اصول ہے اور آزادی رعایا کے خلاف ہے کانگرس نہایت ادب سے اس اعلان سے مخالفت کرتی ہے اور ملتجی ہے کہ بلا فرید توقف یہہ منسوخ کیا جائے مسٹر راجہ چند صاحب پلائی نے اس رزولیوشن کی تائید و مسٹر سوڈک صاحب ایل بمبئی نے تائید ثانی کی -

بابو کالیچرن صاحب بنرجی نے ساتواں رزولیوشن پیش کیا یہہ کانگرس پچھلی کانگرسیوں سے اتفاق کرکے اپنا افسوس ظاہر کرتی ہے کہ پبلک سروس کمیشن کی تحقیقات کا نتیجہ اہل ہند کے لئے بالکل مفید ثابت نہیں ہوا اور اپنی رائے ظاہر کرتی ہے کہ کوئی قابل اطمینان تصفیہ اس مسئلہ کا نہیں ہوسکتا جب تک رزولیوشن مجریہ جون ۱۸۹۳ء پر عملدرآمد نہ کیا جاوے اور ہندوستان میں امتحان متحدالوقت نہ جاری کیا جاوے - مسٹر گھوٹ صاحب ایل بمبئی نے اس کی تائید کی اور حافظ عبدالرحیم صاحب ایل علی گڈھ نے تائید ثانی کی -

باقی آیندہ

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

حضور وائسرائے کی صحت ابتک ناقص ہے۔ ترقی کی رفتار بہت دھیمی بیان کی گئی +

خبر ہے کہ برٹش ایجنٹ کابل کی خالی جگہہ فوجی محکمہ سے ہی پُر کی جاویگی +

ایسٹ انڈین ریلوے نے منظور کیا یورپین و یوریشین عورتیں ٹکٹ کلکٹر مقرر کی جاویں +

ان کی تنخواہ ۴۰ روپیہ قرار دیگئی۔ دیگر ریلوں پر بھی اس کی تقلید کی جاویگی +

مظفرپور میں افواج والینٹر نے ۴ روز کی جنگی مشق میں اپنی عمدہ قابلیت کے جوہر دکھلائے +

پالاموؤ کی کان کوئلہ کی تحقیقات کے لئے گورنمنٹ ہند نے ایک خاص افسر روانہ کیا ہے +

سر الگزنڈر میکنزی صاحب نے ترقی سائنس کی مجلس ہند کا پریزیڈنٹ ہونا قبول فرمایا +

حضور لارڈ سینڈہرسٹ گورنر بمبئی ۲۰ کو ڈمیمین کی سوسائٹی میں داخل ہوگئے +

ولایتی پارچہ کے محصول درآمد کی نسبت کہتے ہیں کہ عنقریب کوئی قانون پاس کیا جاویگا +

سینتاپور میں ایک محفوظ جنگی پوسٹ قایم کرنے کی نسبت ایک ملٹری کمیٹی قایم کی گئی +

ایران بلوچستان کی حدبندی کا کام ۱۰ فروری سے شروع ہوگا اور ۱۵ اپریل میں ختم ہوگا +

مہم اشانٹی ختم ہوگئی۔ کوماسی پر قبضہ کیا گیا شاہ نے برٹش مطالبات قبول کئے +

اس فتح پر عالمگیر خوشی ہے۔ مہم کی فوج کام پورا کرکے ساحل کو واپس آرہی ہے +

کیوبا کی وفادار رعایا مسلسل بغاوت سے تنگ آگئی۔ گورنمنٹ سپین سے فریادی ہوئی +

اُس نے چاہا کہ مارشل کیمپوز واپس بلائے جائیں کہ وہ باغیوں کے دبانے یا سمجھانے میں ناکام رہے +

شاہ ابی سینیا نے اٹلی والوں کے ساتھ صلح کا عہد کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے +

جرمن سلطنت کی ۲۵ ویں سالگرہ برلن میں عالیشان شہنشاہی دھوم دھام سے منائی گئی +

یہہ بات غلط ہے کہ دریائے مغرب کی کشادگی کے لئے انگلستان نے چین کو ایک الٹی میٹم روانہ کیا +

فرانس کے مشہور مدبر ایم فلوکے صاحب کی وفات کی افسوسناک خبر پیرس سے آئی +

جرمنی کی تمام آبادیوں کا مجموعی رقبہ ۹۰۰۰۰۰ میل مربع ہے لیکن آبادی صرف ۹۰ لاکھ ہے +

یونانی گورنمنٹ نے بپاس خاطر جرمن گورنمنٹ اڈیٹر اخبار کروک زینگ کو ملک بدر کیا +

یہہ جرمن زبان میں یونان میں نکلتا تھا یہہ خوشامد عام پسند نہیں ہوئی +

چین میں کوئی دُم کا نذرانہ دھارا دینا نہیں جانتے اب خوگر ہونے لگے ہیں +

برزل میں اتنی کافی پیدا ہوتی ہے کہ روے زمین کی مجموعی پیداوار کا نصف ہے +

اٹالین شہروں میں بازاروں کی صفائی کا ٹھیکہ پُرفحش بولیوں پر نیلام کیا جاتا ہے +

چکاگو میں ۲۵ لیڈی وکالت پیشہ ہیں اور ۱۵ بیرسٹری میں پاس ہوئی +

پیرس میں امرا کے مکانات میں حوض میں چھوٹے گھڑیال تفریحاً رکھتے ہیں +

جمعہ کو جناب لیڈی میکڈانل صاحبہ ولایت سے واپس آگرہ میں اپنے پرتیم لاٹ صاحب سے آملیں +

آگرہ کالج ۱۸۲۳ء میں قایم ہوا تھا اور اس کا اصل بانی پنڈت گنگا دھر شاستری تھا +

۲۰ جنوری کو شولاپور میں کارخانہ پارچہ بافی میں آگ لگی ۲ لاکھ کا نقصان ہوا +

ملکی فوج کے اعلیٰ افسر جنرل بوتھ صاحب ۱۲ جنوری کو مدراس سے روانہ حیدرآباد نظام ہوئے +

جنرل بوتھ صاحب بہادر آج دوشنبہ کو لکھنؤ میں رونق افروز ہوں گے +

وزیرآباد و لائلپور ریلوے ۹۵ میل تمام و کمال تیار ہوگئی اور عنقریب جاری کی جاویگی +

اس ریل کو خانیوال ملتان تک لیجاویں گے جیسی کہ آبپاشی نہر چناب کو ترقی ہوتی جاوے +

مہاراجہ صاحب بیکانیر کلکتہ میں تشریف لائے۔ محض بطور سیر ہے +

مہم اشانٹی سے سخت ماتم خیز خبر آئی کہ پرنس ہنری بیٹنبرگ صاحب بخار سے مرگئے +

آپ حضور قیصرہ کی سب سے چھوٹی عزیز دختر پرنسس بیٹرس کے خاوند تھے۔ اے افسوس!

بروقت روانگی کے آپ کو بہت روکا گیا تھا کہ مت جائے لیکن موت گھیر کر لے گئی +

وکٹوریا نام جہاز کرایہ پر لیکر ڈربان کو بھیجا گیا کہ ڈاکٹر جمیسن وغیرہ کو سوار کر کے لاوے +

ابی سینیا سے تازہ خبر یہہ ہے کہ ماکالے میں اٹالین فوج کی حالت بہت نازک ہے +

اٹالین فوج محصور ہے اور پانی ٹھہر گیا ہے اور دشمنوں کا غلبہ روز افزوں ہے +

———+———

مضامین مفیدہ المبتدئین

سوالات واسطے ماہ فروری ۱۸۹۶ء

سلسلہ کیلئے دیکھو نور افشاں نمبر ۲ جلد ۲۴ مطبوعہ ۱۰-جنوری ۱۸۹۶ء

۱-پاک کلام میں صحیح ہے کہ جو کوئی ساری شریعت کو مانتا اور فقط ایک بات نہ مانتا ہے-تو وہ ساری باتوں کا گنہگار ہوتا ہے پس کون نجات کا وارث ہو سکتا ہے؟ یعقوب کا خط ۲: ۱۰ +

۲-ماں باپ اور لڑکوں کا مثل میں بیان ہے-جنہوں نے ایک سبت کو نذر چڑھائی اُس عبارت کو بیان کرو؟

۳-کیا تم اگلے عیسائیوں کی مہمان نوازی کے نمونے بتلا سکتے ہو؟

۴-کس اسرائیلی بادشاہ نے مسافر مناد دوں کی خدمت مقرر کی؟

۵-ایک بادشاہ کا نام بتلاؤ جسے ایک نوکر نے مار ڈالا؟

۶-کیا کسی کی ایسی لاش تھی جو نہ تو دفن کی گئی اور نہ وہ لاش کبھی سڑی جسکا بیان کلام پاک میں موجود ہے؟

۷-کس وقت میں ہمیں کام کا حکم اور کیوں ایسا حکم ہم کو دیا جاتا ہے؟

۸-کس مقام پر اور کس لئے ہم کو کام کرنے کا حکم ملتا ہے؟

۹-کس معاملہ میں ماں باپ اور لڑکوں کو متفق ہونا لازم ہے؟

۱۰-ایک شاخ تھی جسکی کلیاں پتی اور پھلوں کی بہت برسوں تک حفاظت کی گئی تھی-یہہ شاخ کس چیز کی تھی اور کہاں تھی؟

الراقم
پرتاب سنگھ عیسر-میڈیکل
اسکول
آگرہ

بقیہ ماں کی خواہش

جب تھوڑی رات گذری اور کھانے کا وقت نزدیک آیا تو باپ نے لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا کہ بیٹی آج تم میرے پاس کیوں نہ آئیں کیا تم مجھ سے کچھ رنجیدہ ہو-بیٹی نے رو کر جواب دیا کہ ای باپ میں جانتی ہوں کہ تم مجھے پیار کرتے ہو-پر تمہارا پیار میری بربادی کا باعث ہے-کیونکہ تم سے زیادہ مسیح جو بچوں کو پیار کرتا ہے مجھے اپنے پاس بلانا اور برکت دینے چاہتا ہے-باپ کے دل میں لڑکی کی باتیں میٹھی معلوم ہوئیں اور سمجھ گیا کہ ماں نے اُسکو سب کچھ بتلایا ہے بیٹی سے پوچھا کہ تم کیا چاہتی ہو کہ میں تمہارے واسطے کروں-میں دل سے کرنیکو تیار ہوں-لڑکی نے باپ کو خوش پا کر جواب دیا کہ جیسا ماں نے آپسے عرض کیا ویسا ہی کیجئے تاکہ ہم برباد نہ ہو جائیں-دوسرے روز باپ نے اپنے افسر کے پاس جا کر ایک ہفتہ کی رخصت لی اور اپنے شہر کے ایک مشنری صاحب پاس جا کر اپنی غریبی اور لڑکی کی دلی خواہش کو ظاہر کیا اور کہا کہ آپ اسکو اپنے اسکول میں داخل کر لیجئے کیونکہ یہہ مجھ سے زیادہ مسیح کو پیار کرتی ہے اور اُس کے پاس رہنا چاہتی ہے اور میں بھی اپنی باقی زندگی خداوند مسیح کے ساتھ ساتھ بسر کرونگا-مہربان مشنری نے اُس کی درخواست قبول کی اور لڑکی کو اسکول میں داخل کر لیا +

پس ای ناظرین خدا کا کلام دو دھاری تلوار کی مانند ہے جو-صرف جوانوں ہی کے دلوں و گردوں کو کاٹتی ہے بلکہ بچوں کے دلوں میں بھی اثر پیدا کرتی ہے اور اُن کو نجات کے خداوند پاس کھینچ لاتی ہے +

ایمان کیا ہے

اِس دُنیا میں کئی قسم کا ایمان ہے-لیکن صرف ایک ہی قسم کا ایمان سچا ہے جس کے بغیر کوئی انسان خدا کو خوش نہیں کر سکتا-وہ دلی ایمان ہے +

ایک دفعہ ایک لڑکی اپنے باپ کے ساتھ ٹہل رہی تھی اور وے سخی ہونے کی بابت آپس میں بات چیت کرتے تھے باپ نے کہا کہ سخی کے معنے یہہ ہیں کہ اگر ہمارے پاس کوئی چیز ہو جس سے دوسرے کا بھلا ہو تو ہم اُسکو دیدیں-خواہ اِس سے ہمارا نقصان ہی کیوں نہ ہو-پر اپنے تئیں نہ روکیں اور یہہ بھی بتلایا کہ سخی لوگ ہمیشہ خوش رہتے ہیں سخی ہونے سے کچھ نقصان نہیں ہوتا اُسکو اُسکی سخاوت کا اس دنیا اور آنے والی زندگی میں بڑا اجر ملتا ہے یہہ کہکر اُسنے اپنی لڑکی سے سوال کیا کہ تم اسکو یقین کرتی ہو + لڑکی نے کہا ہاں جی +

اثنار راہ میں ایک کتب خانہ میں جا پہنچے لڑکی نے کہا ای باپ میں ایک نئی کتاب خریدنی چاہتی ہوں-باپ نے جواب دیا میں بھی یہی چاہتا ہوں لیکن دو کتابوں کے خریدنے کیواسطے دام نہیں ہے بس چاہو تم لیلو اور میں خالی رہوں یا تم اپنے باپ کو لینے دو اور تم خالی رہو لیکن جیسی تمہاری خوشی ہو ویسا کرو-لڑکی اِس بات کو سنکر بہت اُداس ہو گئی اور سر جھکا کر سوچنے لگی تب اُسکو اپنے باپ کی نصیحت سخی ہونے کی بابت یاد آئی اور اُسنے فوراً جواب دیا کہ ای باپ آپ لیجئے میں خالی رہونگی پھر کتاب خریدی گئی اور لڑکی بھی خوش تھی کیونکہ اُسنے اپنے باپ کی نصیحت کو یقین کر کے سخاوت کو ختیار کیا تھا کتب فروش ان باتوں کو سنکر بہت خوش ہوا اور ایک بڑی خوبصورت کتاب لڑکی کو انعام دی-یہہ قصہ ریادہ باپ پر ایمان کہتا ہے خدا کے کلام میں جس ایمان کا ذکر ہے وہ یہہ نہیں ہے-کیونکہ ہو سکتا ہے کہ لڑکا اپنے باپ پر پورا یقین کرے تو بھی خدا کے سامنے شریر ٹھہرے-خدا پر ایمان

شعر و سخن

غزل مسیح کی دوسری آمد

مبارک ہو شفیع عاصیاں کی آمد آمد ہو
جہاں میں رہنمائے گمرہاں کی آمد آمد ہو
الف الحمد کے اعلام ہیں دست ملایک میں
کہ ختم الانبیا و مرسلاں کی آمد آمد ہو
تسلیم خم عرش معلیٰ ہو سلامی میں
عرش سے فرش پر شاہ شہاں کی آمد آمد ہو
عدالت کے لئے تشریف آویں شہ والا
امیر و پادشاہ مومناں کی آمد آمد ہو
حشر میں مسند انصاف پہ منصف مسیح ہونگے
مبارک ہو شہ کون و مکاں کی آمد آمد ہو
شریک ہمکو کریں گے وہ نعیم آسمانی میں
ہماری راحت و آرام جاں کی آمد آمد ہو
طیور خوش سخن ہر شاخ گل پر باغ عالم میں
مچاتے دھوم ہیں اب باغباں کی آمد آمد ہو
نسیم لطف حق سے غنچۂ دل کھل گیا اپنا
سنا جبکہ مسیحائے جہاں کی آمد آمد ہو
دل افسردہ کو راحت ملی فرحت ہوئی حاصل
کہ خورشید تجلی جناں کی آمد آمد ہو
رخ روشن سے جس کے یہہ جلالی کل جہاں ہوگا
محب اس دلربائے دلستاں کی آمد آمد ہو

درکار ہے

ایک میسٹرن دہلی کے دیسی عیسائی لڑکیوں کے مدرسہ کے واسطے جو اچھی سلائی کرنا جانتی ہو +

درخواست روانہ ہونی چاہیے بنام
سکرٹری بپٹسٹ مشن گرلس سکول
دہلی

سرکاری خبریں

(۱) جبکہ مسٹر آر سائکس صاحب قایمقام ڈپٹی کمشنر فیروزپور کو مسٹر سی جے ہیلیفکس صاحب قایمقام ڈپٹی کمشنر گورگانوں کام سے سبکدوش کریں گے تو وہ بجائے مسٹر پی ڈی اگینیو صاحب جو کہ کلو کو تبدیل ہونگے ضلع کرنال میں تعینات ہوں گے +

(۲) پنڈت برج ناتھ قایم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ڈیرہ اسمٰعیل خاں دیوان ہری سنگھ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سیالکوٹ کو جو رخصت پر جاتے ہیں کام سے سبکدوش کریں گے +

(۳) جبکہ دیوان ہری سنگھ رخصت سے واپس آویں گے تو پنڈت برج ناتھ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر راولپنڈی میں ملک احمد خاں ٹوانہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کو جو رخصت پر جاتے ہیں کام سے سبکدوش کرینگے

۲۲ جنوری ۱۸۹۲ء

پنڈت جانکی پرشاد
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ عالیہ پنجاب وغیرہ

بانتیجہ مفید ظرافت

لطیفہ۔ جہانگیر بادشاہ نے ایک خدمتگار کو موتی دینے کئے تھے مگر وہ جب سامنے آتا تھا تو اس سے گردن پھیر لیتے تھے ایک دن بادشاہ نے کسی اونٹ کو دیکھکر پوچھا کہ یہہ ہمیشہ ٹیڑھی گردن کس واسطے رکھتا ہو وہ خدمتگار بول اٹھا کہ حضرت اس نے بھی کسی کو موتی دینے کئے ہونگے +

لطیفہ۔ کسی نے اپنے ہمسایہ کی بھیڑ چرالی ایک دوست نے جو کہ اس بات کا واقف تھا اُسے کہا کہ اے بھائی قیامت کے دن کیا جواب دوگے۔ بولا کہ منکر ہوجاوں گا۔ دوست نے کہا کہ وہاں کی عدالت ایسی نہیں کہ کسی کو گناہ سے مجال انکار ہوگا۔ بھیڑ حاضر ہوکر شہادت دیگی۔ یہہ سنکر ہنسا اور جواب دیا کہ کیا خوب جب آویگی میں اُس کا کان پکڑکر اپنے ہمسایہ کے حوالہ کردوں گا چلو حق دار کو حق پہنچا اور چھٹی ہوئی +

لودیانہ

بارش کی ازحد ضرورت تھی اور خلایق دست بدعا تھی چنانچہ ۲۰ تاریخ ماہ رواں میں قدرے بارش حسب خواہ ہوئی ابر ہر طرف چھایا ہوا ہو زیادہ بارش کی اُمید نظر آتی ہو۔ اُمید ہو کہ بارش کی وجہہ سے غلہ کا نرخ کچھہ ٹرہ جائے گا اور غریبوں کی اُمیدیں پوری ہونگی +



پادری۔ یو۔ ایس۔ جی جونس صاحب منیجر نور افشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم وائلی کے اہتمام سے چھپا